السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری چھوٹی بچی بہت فرماں بردار اور خدمت گزار ہے، میں اسے کچھ عطیہ نقدی کی صورت میں دینا چاہتی ہوں جبکہ میرے دوسرے بچے بھی ہیں، کیا شریعت میں ایسا کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

والدین اپنے بچوں کے لئے بہت مہربان ہوتے ہیں، بعض اوقات والدین سے حسن سلوک اور جذبہ اطاعت گزاری کی بنیاد پر محبت و پیار میں فرق آ سکتا ہے جو انسان کے بس میں نہیں۔ اگرچہ حدیث میں اس قسم کے تفاوت کو پسند نہیں کیا گیا جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ اس کا بیٹا وہاں آ گیا، اس شخص نے اپنے بیٹے کا منہ چوما اور اسے اپنی ران پر بٹھا لیا، پھر اس کی بیٹی آئی تو اس نے اسے اپنے پہلو میں بٹھا لیا، اس تفاوت کو دیکھ کر آپ نے فرمایا: ''تم نے ان دونوں کے درمیان عدل کیوں نہیں کیا۔ ''[1]

تاہم بعض اوقات انسان بے اختیار ہوتا ہے لیکن مالی معاملات میں ایسا کرنا ناجائز اور حرام ہے کہ انسان اپنی اولاد میں سے کسی کو مالی عطیہ دے اور دوسروں کو محروم کرے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''اللہ سے ڈرو اور اپنے بچوں کے درمیان عدل وانصاف کرو۔ ''[2]

اس حدیث کے پیش نظر والدین کو چاہیے کہ وہ مالی معاملات میں اپنی اولاد کے متعلق عدل وانصاف سے کام لیں، کیونکہ بعض اوقات اس قسم کی ناانصافی سے بچوں میں بغض وعداوت کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1] أحاديث الصحيحة: ٣٠٩٨۔

[2] صحيح البخاري، الهبة: ٢٥٨٦۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:415

محدث فتویٰ